سوال

(29) محفل میلاد کا انعقاد کتاب وسنت سے ثابت نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محفل میلاد کا انعقاد کتاب وسنت سے ثابت نہیں مفتی اعظم سعودی عرب کا مفصل فتویٰ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ترجمہ۔ متعلم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سعودی عرب رئس الجامعۃ العلوم الاثریہ جہلم جریدہ عکاظ مجریہ 28۔2۔96ھ شمارہ نمبر 356 میں یہ خبر شائع ہوئی۔

تحریر موعد الاحتقال بالمولد النبوی الشریف عالم اسلام اتوار کے روز ربیع الاول کے چاند نظر آنے پر محفل میلاد منعقد کرے گا۔ اور دارالافتاء نے بیان جاری کیا ہے۔تاکہ تم لوگ ۔۔۔میلاد النبی ﷺ کی مجالس منعقد کرو۔

جریدہ کا یہ بیان کہ دارالافتاء نے ایسا بیان صادر بیان کیا ہے۔ محض جھوٹ اور افتراء پردازی ہے۔چنانچہ (ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد) کی انتظامیہ نے اس جھوٹے بیان کی تکذیب کردی۔ اوراس تمام مقامی اخبارات میں شائع کروادیا۔ میلاد النبی ﷺ اور دوسرے بدعتی میلادی پروگراموں کی اہمیت کی وجہ اور بعض لوگوں کے اس بارہ میں مشتبہ ہونے کی وجہ سے ہم نے اسے دوبارہ سہ بارہ شایع کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔تاکہ پورے عالم اسلام اسی قسم کے بدعات سے اجتناب کرے۔ اوراپنے اعمال کوکتاب وسنت کے ڈھانچے میں ڈھال لے اور یہ دارالافتاء کی تحریر کا اصل ہے۔

نبی کریم ﷺ کے میلاد اوران کے میلاد کی محفل ناجائز ہے۔ کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے۔ نہ تو نبی کریم ﷺ نے یہ کام کیا۔ نہ خلفاء راشدین اوردیگر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین نے ایسا کیا اور نہ ہی تابعین نے یہ امور سر انجام دیئے۔ حالانکہ وہ کتاب وسنت کے بہت بڑے عالم تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنے والے ان کی شریعت کی پوری مطابعت رکھنے والےتھے۔ اور نبی کریم ﷺ سے سند صحیحہ کے ساتھ یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی ہمارے کام (دین) میں نئی بات داخل کرے۔ جواس میں پہلے نہ تھی۔ وہ مردود ہے۔ قابل قبول نہیں ہے۔ اوردوسری حدیث میں اس طرح آیا۔

علیکم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهدين من بعدي تمسكوا بها وعضوا عليها النواجد واياكم ومحدثات الامور كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة

میری سنت اور میرے بعد خلفاء راشدین کے طریقہ کو مظبوطی سے پکڑلو اواسے خوب اپنے دانتوں سے چمیٹ لو اوراپنے آپ کونئےنئے کاموں سے بچاو۔ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر

بدعت گمراہی ہے۔ ان دونوں حدیثوں میں بدعت کے پیدا کرنے اور اس پر عمل کرنے سے بہت سختی سے ڈرایا اور منع کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا ہے۔ قرآن

جو کچھ تمھیں رسول دے اسے پکڑو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ان لوگوں کو اس امر کی مخالفت سے بچنا چاہیے۔ کہ انھیں فتنہ یا دردناک عذاب نہ آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا! قرآن

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول بہترین نمونہ ہیں۔ اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد رکھتا ہے۔ اور فرمایا!

اور سبقت کرنے والے مہاجرین سے پہلے لوگ اور انصار اور جنہوں نے ان کی اتباع کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ اور ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں۔ جنکے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور فرمایا!

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین پورا کردیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی۔ اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کرلیا۔ اور اس معنی میں آیات بہت زیادہ ہیں۔ اور ان میلادوں جیسا نیا کام نکالنا اس سے یہ سمجھا جائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے دین کو مکمل نہیں کیا۔ اور رسول کریم ﷺ نے امت کو وہ چیز نہیں پہنچائی کہ اس پر عمل کرے۔ حتیٰ کہ ان متاخرین نے شریعت الٰہیہ میں نئی چیزیں ایجاد کردیں۔ یہ گمان کرتے ہوئے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کردیں گی۔ یہ یقینی طور پر بہت بڑی خطرناک بات ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر اعتراض ہے۔ کہ انھوں نے دین کو ناقص رہنے دیا تھا اور ہم نے اس کی کمی اور نقص کو پورا کردیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے۔ کہ اس نے اپنے بندوں کے لئے دین کو مکمل کردیا ہے اور ان پر نعمت کو پورا کردیا ہے۔ اور رسول کریم ﷺ نے ابلاغ کا حق ادا کردیا اور تمام ان راہوں کو جو جنت تک پہنچتی ہیں۔ اور ان طریقوں سے جو جہنم سے دور کرتے ہیں۔ امت پر واضح کردیئے جیسا کہ صحیح حدیث میں ثابت کردیئے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جس رسول کو بھی مبعوث فرمایا اس پر ذمہ داری عائد کی کہ جو کچھ بھی وہ اللہ کی طرف سے جانتا ہے لوگوں کی بھلائی کے لئے سب کچھ بتا دے۔ اور برائی کے راستوں سے انہیں ڈرا دے۔ (مسلم) یہ تو حقیقت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ افضل الانبیاء اور خاتم الرسل ہیں۔ تمام انبیاء سے تبلیغ و نصیحت میں کامل ترین ہیں۔ اگر محافل میلاد کا انعقاد اس دین سے ہوتا جو دین اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا تو رسول کریم ﷺ اسے امت کے لئے واضح فرمادیتے یا اپنی زندگی میں کرتے یا ان کے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اسے کرتے۔ جب اس طرح نہیں ہوا۔ بلکہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے بعد بھی مدت تک اس کا نام و نشان نہ تھا تو اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ محدثات بدعات ہیں جن سے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو ڈرایا تھا اور اس کی وضاحت سابقہ آیات و حدیث سے ہوچکی ہے اور اسی معنی و مفہوم کی اور بہت سی آیات اور احادیث ہیں جیسے نبی کریم ﷺ ہر خطبہ جمعہ اور دیگر خطبات میں فرمایا کرتے تھے۔

فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الامور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلاله (روا مسلم)

بے شک بہتر کلام اللہ کی کتاب ہے۔ اور بہتر راستہ نبی کریم ﷺ کا راستہ ہے۔ اور برے کام محدثات ہیں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (مسلم) آیت اور احادیث اس بارہ میں بہت زیادہ ہیں علماء کرام کی کثیر جماعت نے ان میلادوں کے انکار کی وضاحت کردی ہے۔ ان مذکورہ دلائل اور دیگر دلائل کثیرہ پر عمل کرتے ہوئے امت مسلمہ کو اس بدعت سے بچنے کی دعوت دی بعض متاخرین نے کتاب و سنت کی مخالفت کی اور اس کی اجازت دے دی جب کہ اس میں منکرات نبی اکرم ﷺ کی ذات میں غلو اور عورتوں مردوں کا میل جول اور کھیل تماشہ کے آلات کا استعمال اور دیگر امور جن کا شریعت مطہرہ انکار کرتی ہے۔ شامل نہ ہوا اور انہوں نے خیال کیا ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے اور شریعت کا قاعدہ ہے کہ جس مسئلہ میں لوگوں کے مابین تنازعہ ہوجائے اسے کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ ﷺ کی طرف لوٹا دو۔ جیسے کہ اللہ کا فرمان ہے۔

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اور اگر کسی شئ میں تم میں اختلاف ہوجائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ اور آخرت پر یقین رکھتے ہو۔ اور فرمایا یہ بہتر ہے اور احسن طریقہ ہے۔ اس مسئلہ محفل میلاد میں ہم نے کتاب اللہ کی طرف رجوع کیا تو ہم نے پایا کہ ہمیں کتاب اللہ رسول اللہ ﷺ کہ اتباع کا حکم دیتی ہے۔ یعنی جو تمھیں اللہ کا رسول ﷺ حکم دے اس کی پیروی کرو او جہاں سے روکے رک جاؤ۔ مزید خبر دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے اس کا دین مکمل

کر دیا ہے ۔ اس محفل میلاد کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔ اور اسمیں ہمیں اتباع رسول ﷺ کا حکم ہے ۔ تو ہم نے سنت رسول ﷺ کی طرف رجوع کیا ۔ تو ہم نے پوری چھان بین کرنے کے بعد پایا کہ نہ تو رسول کریم ﷺ نے عمل کیا اور نہ ہی اس کا حکم دیا ۔ اور نہ ہی ان کے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے یہ کام کیا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ دین کامل سے نہیں ہے بلکہ من گھڑت ہے او بدعت ہے ۔ اور یہود و نصاریٰ ک میلوں اور ان کی عیدوں کی تشبیہ ہے ۔ اور اس سے ہر اس آدمی کے لئے واضح ہو جاتا ہے جسے ذرہ بھر بھی حق وانصاف کے طلب کرنے میں بصیرت اور رغبت ہے کہ محفل میلاد کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان کا بدعات و محدثات کے ساتھ تعلق ہے جن کے بارے میں اللہ او اس کے رسول ﷺ نے ترک کرنے کا اور ان سے بچنے کا حکمدیا ہے ۔ عقل مندک ولائق نہین ہے کہ کثیر لوگوں کے اس فعل اور اکثر ممالک میں اس بدعات کے جاری ہونے سے دھوکہ میں پڑ جائے حق کثرت سے نہین پہچانا جاتا بلکہ وہ تو شرعی دلائل سے پہچانا جاتا ہے ۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کے متعلق فرمایا ہے ۔

اور انہوں نے کہا کہ ہر گز جنت میں داخل نہیں ہوں گے ۔ مگر جو یہود ہو گا اور عیسائی یہ ان کی خواہشات ہیں کہہ دیجئے اپنی دلیل لایئے اگر تم سچے ہو اور فرمایا

اور تم زمین میں رہنے والی اکثریت کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو اللہ کی صراط مستقیم سے گمراہ کر دیں گے ۔ یہ پر محافل بدعت ہونے کے ساتھ دوسری برائیوں پر بھی مشتمل ہوتی ہین جیسے عورتوں مردوں کا اختلاط گانے بجانے کے آلات کا استعمال اور بھنگ اور نشے کی چیزوں کا ستعمال وغیرہ پر بھی مشتمل ہوتے ہیں ۔ اور ان میں ان تمام سے بڑی برائی شرک اکبر بھی ہوتا ہے اور یہ رسول اکرم ﷺ اور ان کے علاوہ ان اولیاء کی مدح میں غلو اور ان سے استغاثہ فریاد رسی اور مدد طلب کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا ہے کہ وہ غیب جانتے ہیں او اسی طرح کے کفریہ امور جن کو لوگ نبی کریم ﷺ اور دیگر نام نہاد اولیاء کی محافل میلاد میں کرتے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ سے صحیح حدیث حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرح روایات ہے کہ فرمایا!

ایاکم والغلوافی الدین فانما اہلک من کان قبلکم الغلوفی الدین

دین میں غلو کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگوں کعدین یں غلو کرنے نے ھ تباہ و برباد کر دیا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری تعریف کرتے ہوئے مجھے حد سے نہ بڑھا دینا چاہے جیسے عیسائیوں نے ابن مریم کو حد سے بڑھا دیا میں تو صرف بندہ ہوں پس تم کہو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (بخاری)

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے معافی کی بھیک مانگتے ہیں ۔ یہ بھی انھیں بدعات سے ہے کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میلاد کی محفل میں خود حاضر ہوتے ہیں ۔ اس لئے سلام پڑھتے ہوئے اور خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ یہ بہت بڑی جہالت اور بدترین لاعلمی ہے ۔ حالانکہ رسول کریم ﷺ قیامت سے پہلے اپنی قبر سے نہیں نکلیں گے ۔ نہ سکی آدمی سے ملیں گے اور نہ ہی کسی اجتماع میں شریک ہوں گے ۔ بلکہ وہ قیامت تک قبر میں مقیم رہیں گے ۔ اور ان کی روح قدس اعلیٰ علین میں اپنے رب کے پاس ہے جیسے کہ سورۃ مومنوں میں آتا ہے ۔

پھر بے شک اس کے بعد تم مر جاؤ گے اور یقینا تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں پہلا ہوں جس کی قیامت کے دن قبر پھٹ جائے گی ۔ اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں ۔ اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول ہو گی ۔ ان پر ان کے رب کی افضل صلواۃ سلام ہو یہ آیت کریمہ اور حدیث شریف اور جو ان کے معنی میں دیگر آیات و احادیث ہیں تمام کی تمام اس پر دلالت کرتی ہیں ۔ کہ نبی کریم ﷺ اور دیگر تمام مردے اپنی قبروں سے قیامت ک دن نکالے جایئں گے ۔ یہ ایسا امر ہے جس پر پوری امت کے علماء کا اجماع ہے تمام مسلمانوں کو ان امور سے متنبہ ہو جانا چاہیے ۔ اور جاہل اور بے وقوف لوگوں کی پیدا کی ہوئی بدعات و خرافات سے اجتناب کرنا چاہیے کہ ان کو کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں فرمائی یہ محض ان کی نفسانی کواہشات کا تیجہ ہے اللہ مددگار رہے اور اسی پر بھروسہ ہے (ولاحول ولاقوۃ الا باللہ) باقی رہا کہ نبی کریم ﷺ پر صلواۃ و سلام کا مسئلہ تو یہ اللہ تعالیٰ کے تقرب کا افضل ترین ذریعہ ہے اور بہت بڑا عمل صالحہ ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

ترجمہ ۔ نے شک اللہ تعالیٰ اور اس ک فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں ۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر صلواۃ اور سلام پڑھو ۔ اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایکبار صلواۃ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت کرتے ہیں ۔ اور شریعت ے کے مطابق یہ تمام اوقات میں جائز ہے ۔ اور ہر نماز کے آخر میں تاکیداً ہے ۔ بلکہ تمام اہل علم کے نزدیک ہر نماز کے آخری تشہد میں واجب ہے خواہ نماز فرضی ہو یا نفلی اور اکثر مواقع پر سنت موکدہ ہے اذان کے بعد اور نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی زکر کرنے کے بعد اور جمعے کے دن

رات جیسے کہ اس پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں۔ (اخبار اہل الاسلام 1396ھ 1976ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 11 ص 122-128

محدث فتویٰ